تعارف وتبصرہ

اسلامی شریعت علم اور عقل کی میزان میں

از مولانا محمد شہاب الدین ندوی - ڈیمائی سائز - آفسٹ طباعت خوبصورت ٹائٹل۔ صفحات ۱۲۶ شائع کردہ فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ ۱۶۵ - داسر ہلی - بنگلور ۵۶۰۰۵۷ - بار اول ۱۹۸۶ء

مصنف نے یہ کتاب جس جذبہ سے لکھی ہے وہ قابل قدر ہے۔ وہ اسلامی شریعت کی بالادستی دنیا کے دوسرے تمام قوانین پر علمی اور عقلی انداز میں ثابت کرنا چاہتے ہیں کتاب کے مقدمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کے پیش نظر اس سلسلے میں لمبا اور طویل المیعاد کام ہے۔ وہ اسلامی شریعت کی مختلف دفعات اور اس کے مختلف احکام ومسائل کو عصر حاضر کے اسلوب اور لب ولہجے میں علمی اور عقلی طور پر اس طرح مدلل کرنا چاہتے ہیں کہ ہر انصاف پسند کے لیے آخری شریعت کی حقانیت تسلیم کئے بغیر چارہ نہ رہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے جو زیادہ تر اصولی مباحث پر مشتمل ہے۔ اسلامی شریعت کی مختلف خصوصیات اور اس کے امتیازات کو مصنف اصولی انداز میں پیش کر کے اس کی حقانیت اور ابدیت کو سامنے لانا چاہتے ہیں۔ یہ گویا آگے کے سلسلۂ کتب و تصانیف کا مقدمہ و دیباچہ ہے جس سے مصنف کے بعد کے پیش نظر کاموں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کتاب کا انداز بیان سلیس اور رواں ہے اور باتیں سلیقہ سے کہی گئی ہیں۔ لیکن کہیں کہیں کتاب میں جو لب ولہجہ اختیار کیا گیا ہے اس میں اعتدال وتوازن کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ص ۳۵ پر خدائی قانون کے متعلق مصنف کا یہ کہنا کہ یہ "عقل انسانی کو مبہوت اور حیرت زدہ کر دینے کے لیے کافی ہے"، اسلامی شریعت کے سلسلے میں یہ انداز بیان خدائی دین کی صحیح ترجمانی نہیں۔ حضرات انبیاءؑ کی لائی ہوئی شریعت جس کے آخری مکمل ایڈیشن کا نام ہی اسلام ہے عقل انسانی کو مبہوت اور حیرت زدہ نہیں کرتی بلکہ یہ عقل انسانی کو مطمئن کرتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کو حیرانی نہیں شرح صدر کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح ص ۱۰ پر شاہ بانو کیس اور یکساں سول کوڈ کی تحریک کے پس منظر میں مصنف کا یہ کہنا کہ 'ان جارحانہ تحریکوں کے

باعث آج ہندوستانی مسلمان اس درجہ بدحواس اور سراسیمہ ہوگئے ہیں کہ اب وہ بالکل دفاعی لائن اور دفاعی پوزیشن میں آگئے ہیں، ہندوستانی مسلمانوں کے بارے میں مصنف کا یہ بیان کہ وہ دفاعی لائن اور دفاعی پوزیشن میں آگئے ہیں یہ تو بڑی حدتک صحیح ہے لیکن ان کا یہ کہنا کہ وہ بدحواس اور سراسیمہ ہوگئے ہیں یہ بات درست نہیں ہے ملت اسلامیہ ہند آزاد ہندوستان میں انتہائی نامساعد حالات کے باوجود اپنے دین وشریعت کے تحفظ ودفاع کے لیے جو بے مثال کوشش کررہی ہے اور اس مقصد سے اس نے جو عظیم قربانیاں پیش کی ہیں یہ ملت کی بدحواسی وسراسیمگی کی نہیں بلکہ اس کے ایمان و یقین اور عزم وحوصلے کی مظہر ہیں جس پر یہ ملت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ بجا طور پر فخر کرسکتی ہے۔

اپنے آئندہ کے منصوبے میں مصنف نے 'اسلام میں عورت کا درجہ، تعدد ازدواج اور طلاق کے مسائل کا تذکرہ کیا ہے یہ تو صحیح ہے کہ ایک موضوع کو نئے رنگ وآہنگ سے پیش کرنے کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے اور شاید اسی لیے کہا بھی گیا ہے کہ: کَمْ تَرَکَ الاوّلُ للآخِر' لیکن ان موضوعات پر مولانا مودودی کی حقوق الزوجین، مولانا صدرالدین اصلاحی کی نکاح کے اسلامی قوانین، مولانا سید حامد علی کی تعدد ازدواج، مولانا سید جلال الدین عمری کی عورت اسلامی معاشرہ میں اور مسلمان عورت کے حقوق، مولانا محمد برہان الدین سنبھلی کی معاشرتی مسائل دین وفطرت کی روشنی میں جیسی تصنیفات کے بعد یہ تاثر دینا کہ بالکل سناٹا ہے اور از سر نو کام کرنے کی ضرورت ہے، بڑی زیادتی ہے۔ اردو زبان کی کمیوں میں ایک کمی یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں لٹریچر کی کمی کا تذکرہ زیادہ ہوتا ہے موجود لٹریچر سے استفادہ کی طرف توجہ کم ہوتی ہے۔
کتاب میں زیادہ تر ثانوی مآخذ سے کام چلایا گیا ہے اور حوالے بھی بسا اوقات نامکمل ہیں۔
کتاب کے سرورق اور اندرونی صفحہ پر نام سے پہلے سرخی لگائی گئی ہے 'فلسفہ شریعت پر اپنی نوعیت کی اوّلین تحقیقی کتاب' کتاب کے آخر میں پورے ایک صفحہ پر مصنف کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کا اشتہار ہے جس کا عنوان ہے 'محقق عصر مولانا محمد شہاب الدین ندوی کی چند شاہکار تصانیف' اردو کے بعض دوسرے قابل احترام مصنفین کی کتابوں کے اشتہار کا بھی مستقل انداز ہے "......کی شاہکار تصنیف" یہ انداز قابل ترک ہے۔ دین سے بھی اس کی تائید مشکل ہے۔ کام وقیع اور شاہکار ہو تو وہ خود اپنے شاہکار ہونے کا لوہا منوا لے گا۔ اپنے شاہکار کہہ دینے